پیروز بخت قاضی

بایزید بسطامیؒ

اسلام کی روشنی عرب سے نکل کر عراق، شام، ایران اور ترکستان میں پھیلی تو صوفیاء کا ایک نیا گروہ پیدا ہوا' جو دنیاوی خوشیاں تیاگ کر اسلامی روحانیت کی پرورش کا حامی تھا۔ جس کے لیے جسمانی اور نفسانی تقاضوں کی قربانی لازم تھی۔ عراق اور ایران نے اس دور میں رابعہ بصریؒ، حسن بصریؒ اور بایزید بسطامیؒ جیسے عظیم صوفیاء پیدا کیے۔ جنھوں نے اسلام کے پیغام کو دنیا کے دور دراز علاقوں میں پہنچایا اور کئی مشرکین کو مشرف بہ اسلام کیا۔

امام جعفر صادقؒ، حضرت علیؓ کی پانچویں پشت سے تھے جو نابغہ روزگار تھے۔ وہ دنیاوی اور روحانی علوم کے ماہر تھے۔ انھیں تصوف کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے اور تصوف کا منبع گردانا جاتا ہے' جس سے تصوف کے مختلف سلسلے جاری ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے تصوف کے سلسلہ نقشبندیہ کی خلعت بایزید بسطامیؒ کو عطا کی۔

آپ کا پورا نام ابویزید تیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان تھا۔ آپ ۱۲۸ھ مطابق ۷۴۶ء بسطام میں پیدا ہوئے۔ آپ کے پڑدادا زرتشت کے پیرو تھے۔ جنھوں نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگئے۔ آپ کے بچپن سے ہی مستقبل میں آپ کی عظمت کا پتا چلتا تھا کیونکہ دوسرے بچوں کی طرح آپ کھیل کود اور لہو ولعب میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ آپ زیادہ تر وقت تنہائی اور تفکر میں گزارتے تھے۔ بڑے ہوئے تو آپ نے دنیا ترک کردی اور باطنی سکون اور روحانیت کی تلاش میں سرگرداں رہنے لگے۔ انہوں نے اپنے عہد کے ۱۱۳' روحانی اساتذہ سے رہنمائی اور فیض حاصل کیا' جن میں جعفر صادقؒ اور شفیق بلخیؒ بھی شامل تھے۔

آپ کی زندگی تیاگی کی زندگی تھی۔ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے تصوف میں فنا کا اصول شامل کیا۔ آپ کے پیروکار تیفوریہ یا بسطامی کہلاتے ہیں۔ تصوف کی جانب آنے سے قبل آپ نے فقہ حنفی کا مطالعہ کیا۔ آپ نے بوعلی السندی کو فقہ حنفی کی تعلیم دی۔ جس کے صلہ میں ان سے تصوف کے بلند ترین مدارج کا علم حاصل کیا اور اصول فنا کی تعلیم حاصل کی۔ اس طرح بایزید کو تصوف کی راہ پر چلانے والے بزرگ بوعلی السندی ہیں۔

بایزید کو عظیم ترین صوفیاء کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ ایک طرف مذہبی قانون کا بدیہی علم رکھتے تھے اور دوسری طرف ذہنی اور فکری معراج کی غیر معمولی طاقت کے حامل تھے۔ آپ نے تفریق کے عمل کے ذریعے فنا فی التوحید کے مقام پر پہنچنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں ایسے مقام تک پہنچے جہاں سانپ کی کینچلی کی مانند اپنی ذات کا خول اتار دیا جاتا ہے اور آسمانی صفات حاصل کر لی جاتی ہیں۔ آپ کا فرمان تھا کہ بارہ برس تک میں اپنی ذات کو لوہار کی طرح کوٹتا رہا

اور پانچ برس تک میں اپنے قلب کا آئینہ بنا تا رہا۔

بایزید ۸۷۷ء میں ۱۳۱' سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے اور بسطام میں دفن ہوئے۔ بعض جگہ آپ کا سن وفات ۸۷۴ء درج ہے۔ ۱۳۰۱ء میں ان کی قبر پر ایک شاندار مقبرہ تعمیر کیا گیا۔ جہاں دنیا کے مختلف علاقوں سے مسلمان زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

محبوب سے ملاپ کے بارے میں ابتدائی صوفیاء کے اقوال سے بایزید کے اقوال بالکل مختلف ہیں۔ بایزید محبّ اور محبوب کی مکمل ہم آہنگی کا ذکر کرتے ہیں۔ ایسے چونکا دینے والے بیانات تصوف کو شرک کے بالکل قریب لے گئے اور کئی مسلمانوں کے دلوں میں شک پیدا ہو گیا کہ تصوف الحاد کی تحریک کا نام ہے۔ بایزید کے نظریہ تصوف میں ''فنا'' کا ایک اہم مقام ہے اور مکمل فنا اس وقت حاصل ہوتا ہے' جب ذات کے تمام خصائص کی نفی کر دی جائے۔ جب ذاتی تشخص اور روحانی ارتقاء کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کی مثال آپ نے سانپ کی اپنی کینچلی اتارنے کے عمل سے دی یا اس لوہار سے دی جو سرخ لوہے پر مسلسل ہتھوڑا چلاتا ہے۔

بایزید بسطامی کے پیروکار تیفوری کہلاتے ہیں جو بقول حضرت علی ہجویریؒ تصوف کا ایسا مکتب ہے جو جنید بغدادی کے برعکس ہے اور اس کا ہوشمندی کے مسلک ''سہو'' کی بجائے ''سُکر'' کا مسلک ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان بایزیدؒ کو ایک عظیم صوفی گردانتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے بقول بایزید کا صوفیا کے درمیان وہی مقام ہے جو فرشتوں کے مابین جبرائیل کا ہے۔ اپنے اقوال کی انتہائی کیفیات کی وجہ سے بایزید بسطامی کو بعد کے صوفیائے ''سُکر'' کا راہی قرار دیا۔ جس کے نشہ میں وہ پوری طرح مخمور رہے۔ اس کے برعکس ابوالقاسم جنید بغدادی (وفات ۹۱۰ء) کو ''سہو'' کا صوفی قرار دیا جاتا ہے جو مکمل ہوش کا راستہ ہے۔ بعدازاں اسلامی تصوف میں سُکر اور سہو کی تقسیم ہمیشہ قائم رہی۔

(مطبوعہ: ماہنامہ ''فیض الاسلام'' راولپنڈی۔ مارچ ۲۰۰۶ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501